ترجمہ قرآن مجید
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان
ترجمہ
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
پیر بھائی کمپنی
38 ۔ اردو بازار لاہور

ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ما اجملہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ
بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ
مہر کو روک رکھیں گے ۱؎ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ۲؎ بھروسے والے اس پر

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ
بھروسا کریں تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ۳؎

اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ
میں اپنا کام کرتا ہوں تو آگے جان جاؤ گے ۴؎ کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے

یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ
رسوا کرے گا ۵؎ اور کس پر اترتا ہے عذاب ۶؎ کہ رہ پڑے گا ۷؎ بیشک ہم نے تم پر یہ کتاب

الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ
لوگوں کی ہدایت ۸؎ کو حق کے ساتھ اتاری ۹؎ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو

وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ
اور جو بہکا وہ اپنے ہی برے کو بہکا ۱۰؎ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار

بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ
نہیں ۱۱؎ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ۱۲؎ ان کی موت کے وقت ۱۳؎ اور جو نہ

لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ
مریں انہیں ان کے سوتے میں ۱۴؎ پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے ۱۵؎

وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ۱۶؎ بے شک اس میں ضرور نشانیاں

ع ۴

۱؎ ان مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ اگرچہ خدا کی بھیجی ہوئی مصیبت کو ہمارے بت ٹال نہیں سکتے مگر ساتھ ہی کہتے تھے کہ وہ خدا پر دھونس دے کر اس سے ٹلوا سکتے ہیں کیونکہ رب کو ان کی مدد کی ایسی ضرورت ہے جیسے بادشاہ کو وزراء کی ان کے اس عقیدے کا رد اس آیت میں ہے۔ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ لہٰذا اس آیت کا انبیاء کرام اور ان کی شفاعت سے کوئی تعلق نہیں ۲؎۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی مدد بھی رب ہی کی مدد ہے کہ اس کے ارادے سے ہے لہٰذا اس آیت میں اور اس آیت میں تعارض نہیں۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی آپ کو اللہ اور آپ کی اطاعت کرنے والے مومن کافی ہیں ۳؎۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفار کو اپنی قوم کہنا جائز ہے مگر اس سے مراد ملکی یا نسبی قوم ہو گی نہ کہ دینی قوم۔ دوسرے یہ کہ تبلیغ نرمی سے چاہیے کہ ان خونخواروں کو قوم فرما کر تبلیغ فرمائی گئی۔ تیسرے یہ کہ ہر امر وجوب کے لئے نہیں ہوتا۔ دیکھو یہاں اعملوا امر ہے مگر نہ وجوب کے لئے ہے نہ اباحت کے لئے بلکہ عتاب اور غضب کے اظہار کے لئے یعنی جو ہو سکے میرا کر لو ۴؎۔ کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ یہ جاننا یا تو دنیا میں ہو گا جہادوں کے موقعہ پر یا مرتے وقت یا قبر میں یا حشر میں عذاب الٰہی دیکھ کر ۵؎۔ رسوائی کے عذاب سے یا بدر کے دن کا عذاب مراد ہے یا حشر کا عذاب۔ دوسری صورت میں اس سے یہ مسئلہ معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ گنہگار مسلمان کو رسوا نہ فرمائے گا۔ وہاں کی رسوائی کفار کے لئے خاص ہے ۶؎۔ رب تعالیٰ کی طرف سے ۷؎۔ یعنی عذاب دوزخ جو کفار پر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ۸؎۔ نہ کہ تمہاری ہدایت کو کیونکہ تم تو نزول قرآن سے پہلے ہی ہدایت یافتہ تھے اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی ہدایت نزول قرآن پر موقوف نہیں۔ آپ قرآن کریم کے عارف پیدا ہوئے، دوسرے یہ کہ حضور نے قرآن کی کوئی آیت لوگوں سے چھپائی نہیں ۹؎۔ یہاں اَنْزَلْنَا نَزَّلْنَا کے معنی میں ہے کیونکہ انزال کے معنی ہیں ایک دم سب اتارنا اور حضور پر قرآن کریم ۲۳ سال میں اترا۔ یا اس اتارنے سے وہ اتارنا مراد ہے جو حضرت جبریل ہر رمضان میں ایک بار حضور کو سارا قرآن سنایا کرتے تھے، معلوم ہوا کہ حضور پر قرآن کئی بار نازل ہوا۔ اَنْزَلْنَا اور نَزَّلْنَا آیات میں تعارض نہیں ۱۰؎۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہماری ہدایت یا گمراہی کا نفع نقصان خود ہم کو ہے، حضور اس سے غنی ہیں اگرچہ ہماری ہدایت سے ثواب حضور کو ملتا ہے لیکن وہ اس کے حاجت مند نہیں ۱۱؎۔ کیونکہ آپ نے تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ مجرم اولاد کے گناہوں کی پوچھ ماں باپ سے جب ہوتی ہے جب وہ اس کی تعلیم میں کوتاہی کریں لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۱۲؎۔ جان سے مراد روح ہے اور وفات سے مراد قبض روح یعنی موت کے وقت اللہ تعالیٰ جسم سے روح کو قبض فرما لیتا ہے کہ وہ جسم کی پرورش نہیں کرتی ۱۳؎۔ اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی حالت میں ایک روح نکل جاتی ہے جس سے ہوش و حواس قائم ہیں۔ یاد رہے کہ انسان میں دو روحیں ہیں۔ ایک مقامی یا سلطانی، دوسری سیلانی۔ پہلی روح سے زندگی قائم ہے، دوسری سے ہوش و حواس پہلی روح موت کے وقت نکلتی ہے، دوسری نیند میں ۱۴؎۔ کہ اسے واپس نہیں بھیجتا بلکہ نیند میں موت دے دیتا ہے ۱۵؎۔ اس طرح کہ لوگ مرتے وقت تک برابر سوتے جاگتے رہیں گے۔ اور بوقت موت دائمی نیند سو جائیں گے۔

ا۔ اور سوچیں کہ جو سونے کے بعد جگا سکتا ہے وہ مرنے کے بعد زندہ بھی کر سکتا ہے یہ معلوم ہوا کہ قیاس شرعی برحق ہے ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ بت وغیرہ شفیع من دون اللہ ہیں اور انبیاء صالحین شفیع من اللہ، شفیع من دون اللہ کو ماننا کفر ہے اور شفیع من اللہ کو ماننا ایمان۔ جیسے ولی اللہ اور ولی من دون اللہ ۳۔ کہ بت نہ شفاعت کے مالک ہیں نہ کسی کے نفع نقصان کے پھر ان کی پرستش کیسی ۴۔ کہ جسے چاہے شفاعت کی اجازت دے۔ جب اس نے بتوں کو اس کی اجازت نہ دی۔ تو وہ شفاعت کیسے کر سکتے ہیں۔ ۵۔ مومنوں کو خوشی سے کافروں کو مجبوراً۔ اسی لئے بزرگوں کی وفات کے دن کو عرس یعنی شادی کا دن کہا جاتا ہے مومن کی موت محبوب کا وصال ہے، کافر کی موت فراق، ۶۔ یعنی توحید کے ذکر سے ان کے دل بگڑتے ہیں جس کا اثر چہروں پر ظاہر ہوتا ہے ۷۔ رب کے سوا سے مراد کفار کے بت ہیں نہ کہ انبیاء و اولیاء ۸۔ اس قل، سے معلوم ہوا کہ دعا کے لئے زبان پاک چاہیے۔ دعا کے الفاظ بھی اعلیٰ ہوں اور زبان بھی کامل یعنی اے محبوب یہ دعا تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ اور پھر تمہارے بتائے دوسرے ادا کریں۔ اس سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ دعاؤں وظیفوں کے اثر کے لئے کسی صاحب اثر کی اجازت چاہیے۔ رب فرماتا ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ ان سب سے یہ فائدہ حاصل ہوتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ دعاء ماثورہ غیر ماثورہ سے افضل ہے۔ ۹۔ حضرت سعید ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے، قبول ہوگی انشاء اللہ۔ معلوم ہوا کہ دعا سے پہلے حمد الٰہی سنت انبیاء ہے ۱۰۔ ظالموں سے مراد کفار ہیں۔ یعنی کفار کا دوزخ کا عذاب ایسا سخت ہوگا کہ اگر ان کے پاس اس دن تمام دنیا کے خزانے ہوں اور ان کے فدیہ سے وہ عذاب کم ہو سکے تو یہ لوگ وہ بھی دے دیں۔ ۱۱۔ تاکہ یہ مال دے کر رب کے عذاب سے بچ جاویں۔ یعنی کفار کا بخل صرف دنیا میں ہے، وہاں عذاب دیکھ کر بخل بھول جائیں گے۔ یہاں زکوٰۃ بھاری ہے وہاں سب دینے پر تیار ہوں گے۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہیں سوچنے والوں کے لئے ۱ کیا انہوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی

شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

بنا رکھے ہیں ۲ تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ عقل رکھیں ۳

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۴ اسی کیلئے ہے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ

زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ۵ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا

اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ

ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۶

وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے ۷ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ

تم عرض کرو ۸ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں اور عیاں کے

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا

جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ

اختلاف رکھتے تھے ۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے ۱۰

جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

سب اور اس کے ساتھ اس جیسا تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روز قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا

برے عذاب سے ۱۱ اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال